اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

الفضل

قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

اللّٰہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ "الفضل" ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ

ششماہی

سہ ماہی

ماہانہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	مورخہ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ	یوم شنبہ	مطابق یکم اگست ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ جولائی ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

آج بعد نماز مغرب مجلس ارشاد کے ہفتہ وار اجلاس میں جناب قاضی محمد اسلم صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج لاہور نے انگریزی زبان میں کیمبرج کے حالات پر تقریر فرمائی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں آج سات بجے صبح ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے تقریر کی جس میں طلباء کو جو چند دنوں کے بعد موسمی تعطیلات پر اپنے گھروں کو جا رہے ہیں نصائح کیں۔

محلہ دار الانوار میں لجنہ اماء اللہ کا آج ایک جلسہ جناب میر محمد اسحاق صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور بابا حسن محمد صاحب نے تقریریں کیں۔

آج چھ بجے شام مقامی جماعت کے احباب نے محلہ دار الرحمت کے رستوں کی درستی کا کام کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تکبّر سے بچو!

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں ۔ کہ تکبر سے بچو۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے ۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے ۔ کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو ۔ کہ میں خدا کی رُوح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وُہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وُہ متکبر ہے ۔ کیونکہ وُہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا ۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے ۔ کیا خدا قادر نہیں ۔ کہ اس کو دیوانہ کر دے ۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وُہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے ۔ ایسا ہی وُہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے ، وُہ بھی متکبر ہے کیونکہ وُہ اس بات کو بھول گیا ہے ۔ کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی ۔ اور وُہ اندھا ہے ۔ اور وُہ نہیں جانتا ۔ کہ وُہ خدا قادر ہے ۔ کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے ۔ کہ وُہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وُہ حقیر سمجھتا ہے ۔ اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے ۔ ایسا ہی وُہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے ، یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے ۔ اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے ، اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے ۔ وُہ بھی متکبر ہے ۔ اور وُہ اس خدا سے بے خبر ہے ۔ کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے ۔ اور وُہ جس کی تحقیر کی

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کی بنارس میں تشریف آوری

۲۳ر جولائی ۱۹۳۶ء کو آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کامرس ممبر پنجاب میل سے چند گھنٹوں کے لئے بنارس تشریف لائے سٹیشن پر خاکسار معہ احباب جماعت احمدیہ کے موجود تھا۔ راجہ سر جوالا پرشاد صاحب دیوان صاحب وزیانگرم اور جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس بھی آپ کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے جماعت کی طرف سے آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ اور سر موصوف نے سب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ سر موصوف باوجود اپنی مصروفیتوں کے خاکسار کے ہمراہ پہلے مسجد احمدیہ واقع محلہ ندیسر بنارس کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ اور وہاں چند منٹ ٹھہر کر راجہ صاحب کے ہمراہ ہندو یونیورسٹی تشریف لے گئے۔ آپ ۱۰ بجے شب کی گاڑی سے پٹنہ تشریف لے گئے۔

(خاکسار عبد الرشید خاں احمدی ٹیکس سپرنٹنڈنٹ محلہ ندیسر بنارس)

جسٹس کولڈسٹریم کے انگریزی فیصلہ کی اشاعت

احباب کو معلوم ہے۔ کہ احرار نے مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ مقدمہ مولوی عطاء اللہ احراری کو لاکھوں کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ اس فیصلہ کو پنجاب کی سب سے بڑی عدالت نے کس نگاہ سے دیکھا ہے۔ اور اس فیصلہ کے اکثر حصہ کو کس طرح ناانصافی پر مبنی قرار دیتے ہوئے سخت ریمارکس کئے ہیں۔ یہ امور آنریبل مسٹر جسٹس کولڈسٹریم کے فیصلہ سے واضح طور پر معلوم ہو سکیں گے۔ جسٹس کولڈسٹریم کے اس فیصلہ کو ان کے اپنے الفاظ میں نظارت امور عامہ نے کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔

چونکہ یہ فیصلہ عدالت کے اپنے الفاظ میں بجنسہٖ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس لئے انگریزی دان طبقہ کے لئے یہ صحیح حالات کے سمجھنے میں بہت زیادہ ممد اور کافی دلچسپ ہوگا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اس فیصلہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر انگریزی دان طبقہ میں شائع کریں۔ تاکہ ان لوگوں کو جن تک مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ پہنچا ہے۔ یہ معلوم ہو سکے۔ کہ پنجاب کی سب سے بڑی عدالت نے اس فیصلہ کو کس نظر سے دیکھا ہے۔ اور اس پر کس قسم کی نکتہ چینی کی ہے۔ اس رسالہ انگریزی کی

۱۰ کاپیوں کی قیمت ۸/ — ۲۵ کاپیوں کی قیمت عہ/

۱۰۰ " " ۱۵/ — ۵۰۰ " " ۶۰/

معہ محصولڈاک ہے۔ جسٹس کولڈسٹریم کے انگریزی فیصلہ کی یہ کاپیاں نظارت امور عامہ قادیان سے منگوائی جا سکتی ہیں۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

اخبار احمدیہ

سپاس تعزیت

میرے والد بابو محمد عبد اللہ صاحب ٹھیکیدار ربعہ کی وفات پر بہت سے احباب نے بذریعہ خطوط اور بالمشافہ اظہار ہمدردی کیا ہے۔ میں ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار۔ بشیر احمد ٹھیکیدار ربعہ لیہل منتقل دہاریوال

درخواست دعا

"خاکسار کافی عرصہ سے بیکار ہے احباب دعا فرمائیں۔ مولا کریم اس خاکسار کے لئے کوئی مستقل اور تسلی بخش کام مہیا کر دے۔

خاکسار۔ محمد بشیر آزاد مریدکے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

قادیان ۳۰ر جولائی۔ آج دھرمسالہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کو گلے کی تکلیف میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے اور عام صحت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے۔ حضور نے ایک ماہر ویدانت کو شرف ملاقات بخشا۔ اور ایک گھنٹہ تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ حضور خدا تعالیٰ کی معرفت۔ مسئلہ اہنسا اور ویدانتا اور اسلام کے متعلق ان کے سوالات کے انگریزی میں جواب دیتے رہے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور دیگر افراد خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۲۹ر جولائی ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	پتہ	نمبر	نام	پتہ
۱	مستری فضل حسین صاحب	ضلع گجرات	۴	محمد شفیع صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۲	ایک صاحب	برما	۵	محمد حنیف صاحب	" گورداسپور
۳	حسن محمد صاحب	ضلع سیالکوٹ			

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

پنجاب کے فسطائی اور نازی

جرمنی میں نازیوں اور اٹلی میں فسطائیوں نے غلبہ حاصل کر کے من مانی کارروائیاں عمل میں لانے کے لئے جو طریق اختیار کر رکھا ہے۔ وہ عموماً یہی ہے کہ ان پارٹیوں نے عوام کو مرعوب کرنے کے لئے فتنہ و فساد۔ لڑائی جھگڑے اور شور و شر کے مظاہرات کر کے جہاں انہیں اپنی آواز بلند کرنے سے روک کر خاموش اور مہربلب رہنے پر مجبور کر دیا وہاں شوریدہ سر لوگوں کو اپنی حمایت اور تائید پر آمادہ کر لیا۔ اور عامۃ الناس چونکہ کسی خاص مسلک پر گامزن نہ ہونے کی وجہ سے مادی قوت سے بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کو نہایت آسانی کے ساتھ اسی سانچے میں ڈھال لیا گیا۔ جو ان پارٹیوں نے اپنے اپنے ملک میں تیار کیا۔ فسطائیت اور اشتراکیت چونکہ بالکل متضاد۔ اور متحارب نظریے ہیں۔ اس لئے ان کے حامیوں کا باہم دگر الجھنا لازمی ہے بسنہ ۱۹۲۰ء میں اٹلی کی فسطائی پارٹی نے جب سوشلسٹوں اور اشتراکیوں کے خلاف طوفان مخالفت برپا کیا۔ تو اس وقت سب سے بڑا حربہ جو اس نے استعمال کیا۔ وہ یہی تھا۔ کہ اشتراکیوں کے جلسوں میں لاٹھیوں اور اسلحہ سے مسلح ہو کر شور مچایا جاتا۔ دھینگا مشتی کی جاتی۔ ان کے مطابع کو تباہ کیا جاتا۔ اور سر جلوسوں سے بازاروں اور گلی کوچوں میں جنگ آزمائی کی جاتی فسطائیوں کی اس سینہ زوری کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ زور پکڑ گئے۔ اور سرمایہ دار جماعتیں چونکہ پہلے ہی اشتراکیت کے خلاف تھیں۔ اس لئے وہ بھی ان کی حامی بن گئیں۔ آخر ۱۹۲۲ء میں وہ اس قابل ہو گئے۔ کہ خوف زدہ اطالوی پارلیمنٹ پر قبضہ جما لیں۔ اور اس سے جو بات چاہیں۔ منوا لیں۔ چنانچہ اسی اثر کے ماتحت فسطائیوں کے قائد اعظم مسولینی کو اٹلی کا ڈکٹیٹر تسلیم کر لیا گیا۔ اور اب یہ حال ہے۔ کہ اٹلی کی قومی پارلیمنٹ کے انتخابات کی تمام باگ ڈور فسطائیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور ووٹروں پر ان کا اس قدر رعب ہے۔ کہ پبلک کی رائے کو آزادی ضمیر سے تعبیر کرنا غلطی ہے۔

اسی طرح جرمنی میں نازی پارٹی بھی یہی حیثیت رکھتی ہے۔ وہاں بھی پارلیمنٹ کے انتخابات کلیۃً ہٹلر کے قبضہ میں ہیں۔

ملکی اور سیاسی معاملات میں تمام کے تمام ملک کو اس طرح مجبور اور معذور بنا دینا اور اس پر جابرانہ قبضہ جما لینا بہت بڑا ظلم ہے۔ مگر یہ ظلم مغرب میں جو آزادی ضمیر کا علمبردار ہونے کا دعوے دار ہے۔ نہایت شدت کے ساتھ جاری ہے۔ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مغربیت کی یہ لعنت ہندوستان میں بھی رونما ہو رہی ہے چنانچہ چند دن ہوئے۔ پروفیسر گلشن رائے نے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے کالموں میں ہندوستان کی بعض سیاسی پارٹیوں مثلاً سرخ پوش۔ ارزق پوش۔ اسود پوش۔ لال پگڑی بسیوا دل اور اکالی جتھوں کا ذکر کرتے ہوئے اس قسم کے پیش آنے والے خطرہ سے آگاہ کیا تھا۔ اور ہندوستان کو اس سے محفوظ رکھنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ان میں سے بعض پارٹیاں ایسی ہیں۔ جو بعض اوقات اپنے مخالفین کے متعلق تہدید آمیز رویہ اختیار کر لیتی ہیں۔ لیکن ان سب میں سے بدترین۔ اور سخت نقصان رساں گروہ وہ ہے۔ جو احرار کہلاتا ہے۔ لیکن چونکہ فی الحال وہ مسلمانوں کی تخریب اور اسلام کی تذلیل میں معروف ہے۔ اس لئے ہمنوا ہندو نہیں چاہتے۔ کہ اس گروہ کی توجہ کسی اور طرف مبذول کرائیں۔ اس لئے نہ صرف اس گروہ کے خلاف وہ کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ اس کی تائید و حمایت کرتے رہتے ہیں۔ ورنہ اس گروہ کا طریق عمل سب سے زیادہ قابل مذمت ہے یہ لوگ اختلاف رکھنے والوں کو گردن زدنی قرار دیتے ہوئے جس طرح لاٹھیوں۔ تلواروں اور چاقوؤں سے ان پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اس کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔ ایک عرصے سے قریباً ہر شہر اور ہر قریہ ان کی ہنگامہ آرائیوں۔ اور فساد انگیزیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اتحاد ملت والوں کے جلسوں میں ان کی وجہ سے جو ہلڑبازی دھینگا مشتی اور جنگ و جدال رونما ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس پیکار و نزاع نے ان دنوں اس قدر خطرناک صورت اختیار کر لی ہے کہ ہر کوچہ و بازار رزمگاہ بنا ہوا ہے۔ غرض پنجاب کے ان سرخ پوشوں کا بھی وہی رویہ اور وہی مسلک ہے۔ جو اٹلی میں فسطائی۔ اور جرمنی میں نازی پارٹی کا ہے۔ ان سے اختلاف رکھنے والا کوئی شریف انسان ایسا نہیں۔ جو ان کی شرارتوں سے نالاں نہ ہو۔ اور کوئی شخص ایسا نہیں۔ جو ان سے اختلاف رکھتا ہوا ان کے ہاتھوں اپنی عزت محفوظ سمجھتا ہو۔

اس دہشت انگیزی اور تشدد سے ان کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ عوام الناس کو طاقت اور زور کے ذریعہ مرعوب رکھ کے اپنا آلہ کار بنا لیں چونکہ یہ ایسا طریق ہے جو ملک کے امن کو تباہ کرنے والا اور نہ ختم ہونے والی خانہ جنگی پیدا کرنے والا ہے۔ اس لئے جہاں ملک کے ہر بہی خواہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اس فتنہ پرداز گروہ کی سرگرمیوں کو پنپنے سے روک دے۔ اور اس کی بیخ کنی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے۔ وہاں حکومت پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ نہ صرف اس کی حوصلہ افزائی نہ کرے۔ بلکہ اسے ملک کا دشمن قرار دے۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں جو بصیرت عطا کی ہے۔ اور جس میں ماضی قریب کے اہم واقعات نے غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ اس کی بنا پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو ناممکن ہے۔ کہ اٹلی کے فسطائیوں اور جرمنی کے نازیوں کو اپنے اپنے ممالک میں جو کامیابی حاصل ہوئی۔ احرار اس کی گرد کو بھی پہونچ سکیں۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ جب تک یہ کلیۃً نیست و نابود نہ ہو جائیں گے۔ ملک اور قوم کے لئے بہت بڑی لعنت بنے رہیں گے۔

حکومت پنجاب اور مسئلہ بیکاری

یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ پنجاب کے تعلیم یافتہ طبقہ سے بیکاری کی لعنت کو دور کرنے کی طرف توجہ مبذول ہو رہی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ وزیر بلدیات ایک صیغہ بے روزگاری قائم کر رہے ہیں۔ جس کا مقصد پنجاب سے بیکاری کو کم کرنا ہے۔ اس تجویز کے ماتحت ڈائرکٹر صاحب صیغہ صنعت و حرفت تعلیم یافتہ بیکار نوجوانوں کے اعداد و شمار معلوم کر کے ان کے متعلق حکومت کے محکموں اور پرائیویٹ اداروں کو مطلع کریں گے۔ تاکہ ان معلومات کی بنا پر وہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ملازمت کا انتظام کر سکیں۔ ہندوستان میں علی العموم اور پنجاب میں علی الخصوص بیکاری نے جو خطرناک صورت پیدا کر رکھی ہے۔ اس کے پیش نظر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ آج سے بہت عرصہ پہلے اس کی روز افزوں وسعت و شدت کو کم کرنے کی طرف توجہ کی جاتی۔ تاہم اب بھی اہم وقت ہے۔ کہ اس لعنت کو بڑھنے سے روکا جائے۔ کیونکہ اس کے خطرناک نتائج نہ صرف پبلک کے لئے بلکہ خود گورنمنٹ کے لئے سخت مشکلات کا باعث بن سکتے ہیں اگرچہ بعض حلقوں میں وزارت لوکل سیلف گورنمنٹ کے اس مسئلہ کے متعلق غیر متوقع اور اچانک اظہار دلچسپی کو انتخابی سکیم کا ایک جزو قرار دیا جا رہا ہے۔ تاہم ہمیں امید ہے۔ اگر خلوص نیت سے اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو حالت بہت حد تک سدھر سکتی ہے۔

مسئلہ جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ کے نظریہ کی حیرت انگیز مقبولیت

مولانا ابوالکلام آزاد اور مولوی ظفر علی صاحب احمدیت کے نقشِ قدم پر!

تنسیخ جہاد کا بے بنیاد اعتراض

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس ذات پر مخالفینِ سلسلہ کی طرف سے بالعموم یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے مسئلہ جہاد کے خلاف اپنی جماعت کو تعلیم دی۔ اور اس پر خطِ تنسیخ کھینچ کر اسلام کے ایک اہم رکن کو نعوذ باللہ منہدم کر دیا۔

اس اعتراض کے جواب میں بیسیوں مرتبہ یہ حقیقت واشگاف کی جا چکی ہے۔ کہ مخالفین سلسلہ یہ اعتراض کرتے وقت دیانت اور راستی کے تمام پہلوؤں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور سچائی پر پردہ ڈالنے کے لئے اس قسم کی بے بنیاد باتیں کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن کا انتساب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ چنانچہ مسئلہ جہاد کے باب میں مخالفین سلسلہ کا جو مسلک ہے۔ وہ ہمارے اس نظریہ کا کامل مؤید ہے۔ وہ جماعت احمدیہ پر اعتراض تو کرتے ہیں۔ کہ یہ جماعت جہاد کی منکر ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اپنی جماعت کے لئے حرام قرار دیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ بالکل غلط اور بے بنیاد الزام ہے۔

جہاد کے غلط مفہوم کی اصلاح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لمحہ کے لئے بھی جہاد سے اپنی جماعت کو نہیں روکا۔ ہاں جہاد کے اس غلط مفہوم کی اصلاح فرمائی ہے۔ جو اسلام سے ناواقف مسلمانوں کے قلوب میں راسخ ہو چکا تھا۔ اور جو اسلام کو اغیار کی نگاہوں میں مضحکہ خیز صورت میں پیش کرنے والا تھا۔ کیونکہ مسلمان بدقسمتی سے یہ سمجھ رہے تھے۔ کہ جہاد صرف ایک ایسی چیز کا نام ہے۔ اور وہ یہ کہ سامانِ حرب سے مسلح ہو کر منکرینِ اسلام سے لڑائی شروع کر دی جائے۔ وہ نہیں جانتے تھے۔ کہ جہاد بالسیف کی کیا شرائط ہیں۔ اور کن حالات میں اس قسم کا جہاد مسلمانوں کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ وہ صرف یہ جانتے تھے۔ کہ جہاد ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اور جہاد کا مفہوم یہ ہے۔ کہ غیر مسلموں کو تہ تیغ کر کے تختۂ عالم سے مٹا دیا جائے۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہ مذہب جو صلح اور آشتی کا پیغام لیکر دنیا میں آیا۔ جس نے عالمگیر محبت و اخوت کا سبق دنیا کو پڑھایا۔ جس نے لا اکراہ فی الدین کا سنہری اصل پیش فرمایا۔ اس کے متعلق ایک لحظہ کے لئے بھی یہ باور نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ ہر قسم کے روادارانہ جذبات سے معرا ہو جانے کی اپنے متبعین کو تعلیم دے۔ اور تہذیب و شرافت اور محبت و پیار کے ساتھ دوسروں کو صراطِ مستقیم دکھانے کی بجائے قتل و خونریزی اور دنگہ و فساد سے کام لینے کی تلقین کرے۔ مگر افسوس مسلمان ایک لمبے عرصہ تک اسی خیال میں مبتلا رہے۔ کہ جہاد کا بجز اس کے کچھ مقصد نہیں کہ غیر مسلموں کو تہ تیغ کیا جائے۔ چونکہ یہ غلطی نہایت ہی افسوسناک تھی۔ اور اسلام کے روشن چہرہ پر نہایت بدنما داغ۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے تجدید اسلام کے لئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ تو آپ نے جہاں اسلام کے دوسرے محاسن لوگوں کے سامنے پیش کئے۔ وہاں اسلام کے منور چہرہ سے اس دھبہ کو بھی مٹا دیا۔ جو اسلام کے نادان دوستوں نے اپنی ناسمجھی سے اس پر لگا رکھا تھا۔ اور جسے روز بروز زیادہ نمایاں کرتے جا رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ جہاد صرف تلوار اور دوسرے سامانِ حرب سے کام لیکر منکرینِ اسلام کا مقابلہ کرنے کا نام نہیں بلکہ اسلام کے احیاء کے لئے جس قدر کوششیں کی جائیں۔ وہ سب جہاد میں داخل ہیں۔ بلکہ جہاد اکبر ہیں۔ اور اپنے موقع پر جہاد بالسیف بھی جسے دوسرے لفظوں میں قتال کہا جاتا ہے۔ جہاد کی ایک شاخ ہے۔ مگر چونکہ قتال ہر وقت نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس کے لئے بعض شرائط ضروری ہیں۔ اور جب تک وہ نہ ہوں۔ قتال جائز نہیں۔ اس لئے جہاد بالسیف جہاد اصغر ہے۔ جہادِ اکبر وہ ہے جس سے ہر وقت کام لیا جا سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ غیر مسلموں کے سامنے اسلام کے محاسن پیش کئے جائیں۔ ان کے اعتراضات کے جواب دیئے جائیں۔ دعوۃ و تبلیغ کے ذریعہ اسلام کو اکناف عالم تک پہنچایا جائے۔ اور اس راہ میں جس قدر تکالیف آئیں انہیں مردانہ وار برداشت کیا جائے۔ اور پھر اپنے نفوس کا بھی تزکیہ کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہاں جہاد بالسیف کو جہاد کی ایک شاخ تسلیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ ”رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن اعمال پر غایت درجہ اپنی محبت ظاہر فرمائی ہے۔ وہ دو ہیں۔ ایک نماز اور ایک جہاد۔ نماز کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ یعنی میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ اور جہاد کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ میں آرزو رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔“

(مکتوب بنام حضرت میر ناصر نواب صاحب مندرجہ رسالہ درود شریف صفحہ ۴۷)

وہاں یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں چونکہ جہاد بالسیف کی شرائط مفقود ہیں۔ اس لئے یہ جہاد اس وقت جائز نہیں چنانچہ فرماتے ہیں۔

”ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی ہے۔ قرآن شریف کی رُو سے مذہبی جنگ کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی۔“

(کشتی نوح حاشیہ صفحہ ۶۸)

گویا جہاد بالسیف کو جہاد کی ایک شاخ تسلیم کرنے اور یہ اقرار کرنے کے بعد کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد بالسیف کے متعلق اپنی انتہائی محبت کا اظہار فرمایا ہے۔ آپ نے وضاحت فرما دی۔ کہ چونکہ موجودہ حکومت کی طرف سے بزور شمشیر اسلام قبول کرنے میں مزاحمت نہیں کی جاتی۔ اس لئے اس وقت اس سے مذہبی جنگ کرنا بھی حرام ہے۔ اسی طرح تحفۂ گولڑویہ میں فرماتے ہیں۔ ووجوہ الجهاد معدومة فی هذا الزمن وهذه البلاد فالیوم حرام على المسلمين ان يحاربوا للدين وان يقتلوا من كفر بالشرع المتين فان الله صرح حرمة الجهاد عند زمان الامن والعافية (صفحہ ۳۰ ضمیمہ)

یعنی چونکہ موجودہ زمانہ اور ہمارے اس ملک میں وہ وجوہ معدوم ہیں جنکی بناء پر جہاد بالسیف کیا جاتا ہے۔ اس لئے اب مسلمانوں پر بھی حرام ہے کہ وہ دین کے لئے جنگ کریں۔ اور شرع متین کا انکار کرنے والوں کو تہ تیغ کریں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے صراحتاً بتا دیا ہے۔ کہ امن و عافیت کے زمانہ میں جہاد حرام ہوتا ہے۔ حقیقۃ المہدی میں بھی فرماتے ہیں۔ وقد رفعت هذه السنة برفع اسبابها وامرنا ان نعد للكافرين كما يعدون لنا ولا نرفع الحسام قبل ان نقتل بالحسام (صفحہ ۱۹)

کہ جہاد بالسیف کی سنت اس زمانہ میں اس لئے اٹھا لی گئی ہے۔ کہ اس جہاد کے اسباب باقی نہیں اور ہمیں حکم ہے۔ کہ ہم کافروں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں۔ جیسا کہ وہ ہم سے کرتے ہیں۔ اور ہم اس وقت تک ان پر تلوار نہ اٹھائیں جب تک کہ وہ ابتداء کر کے ہمیں تلوار سے قتل نہ کریں۔

جہاد بالسیف کے بعض شرائط

کس صراحت اور وضاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتا دیا ہے کہ جہاد بالسیف جہاد کی ایک شاخ ہے۔ مگر وہ بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ یعنی جہاد بالسیف کی اس وقت اجازت ہے

جب مخالف قومیں تلوار کے زور سے مذہب میں دست اندازی کریں - اور جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں - تو اس وقت یہی صورت رہ جاتی ہے - کہ ملک کو چھوڑ کر مقابلہ کیا جائے - اور اگر حکومت نکلنے بھی نہ دے تو اسی کے ملک میں رہتے ہوئے اس کا مقابلہ کیا جائے - اس صورت میں قانون توڑنے کی ذمہ واری مسلمانوں پر نہیں - بلکہ حکومت پر عائد ہوگی ؂

جہاد کی مختلف صورتیں

غرض کسی صورت میں نہیں کہا جا سکتا - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد کو منسوخ قرار دیا ہے - کیونکہ آپ جہاد کو نہایت ضروری سمجھتے ہیں - اور آپ نے اپنی جماعت کو بارہا اس طرف توجہ دلائی ہے - کہ وہ ہمیشہ اس جہاد کے میدان میں گامزن رہے - جو موجودہ زمانہ کے لحاظ سے اس پر فرض ہے - اور جو سوائے اس کے کچھ نہیں - کہ دشمنانِ اسلام کے اعتراضات کے جواب دیئے جائیں - اسلام کی تبلیغ کی جائے - قرآن مجید کے علوم پھیلائے جائیں - دعا اور انابت الی اللہ سے کام لیا جائے - اور اپنے نفوس کا تزکیہ کیا جائے - یہ مختلف جہاد ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موجودہ زمانہ میں اپنی جماعت کے لئے ضروری قرار دیئے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اس زمانہ کا جہاد یہی ہے - کہ اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں - مخالفوں کے اعتراضات کا جواب دیں - دینِ متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائیں - آنحضرت صلعم کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں - یہی جہاد ہے - جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے" (رسالہ درود شریف صفحہ ۶۶)

حقیقۃ المہدی میں فرماتے ہیں -

واعلموا ان وقت الجہاد السیفی قد مضیٰ ولم یبق الا الجہاد بالقلم والدعاء وآیات عظمیٰ - (صفحہ ۲۳)

یعنی سمجھ لو - کہ اب جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں رہا بلکہ قلم و دعا اور آیاتِ عظمیٰ سے جہاد کرنے کا زمانہ ہے - پھر فرماتے ہیں - لا سیف فی ھذا الزمان الا سیف قوۃ البیان ولا اجد فی ھذا العصر تاثیر القنات الا فی البراھین والادلۃ والآیات (حقیقۃ المہدی صفحہ ۲۶) یعنی اس زمانہ میں قوتِ بیان کے سوا اور کوئی تلوار نہیں - اور ادلہ و براہین اور نشانات کے بیان کرنے میں جو تاثیر ہے - وہ نیزوں میں ہرگز نہیں -

اشتہار ۱۷ - دسمبر ۱۸۹۲ء بعنوان "قیامت کی نشانی" ملحقہ آئینہ کمالاتِ اسلام میں فرماتے ہیں:- "کبھی سفر جہاد کے لئے بھی ہوتا ہے - خواہ وہ جہاد تلوار سے ہو - اور خواہ بطور مباحثہ کے"

مواہب الرحمٰن کی تصنیف کے دوران میں آپ نے کئی راتیں آنکھوں میں کاٹیں - تو فرمایا -

"یہ بھی ایک جہاد تھا - رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے - مگر کیا خوش وہ وقت ہے - جو خدا کے کام میں گزرے" (الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۳ء)

رسالہ "گورنمنٹ انگریزی اور جہاد" میں فرماتے ہیں:- "دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں - وہ یہ ہے - کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے - مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے" (صفحہ ۱۴ و ۱۵)

موجودہ زمانہ کا جہاد

ان حوالجات سے ظاہر ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کو مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے - ہاں آپ نے یہ تعلیم دنیا کے سامنے پیش فرمائی - کہ جہاد صرف سامانِ حرب سے لیس ہو کر کفار سے لڑائی کرنے کا نام نہیں - اور گو یہ بھی جہاد میں شامل ہے - مگر اس کے لئے بعض شروط ہیں - اور چونکہ وہ شروط ہندوستان میں موجودہ زمانہ میں مفقود ہیں - اس لئے یہاں مسلمانوں کے لئے جہاد بالسیف بھی جائز نہیں - البتہ اور بہت سے جہاد ہیں - جن کو سرانجام دے کر وہ مجاہدین میں شریک ہو سکتے ہیں - اور وہ جہاد یہ ہیں - کہ اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے کوشش کی جائے - مخالفین کے الزامات کے جواب دیئے جائیں - اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائی جائیں - رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچائی لوگوں پر ظاہر کی جائے - قلم سے کام لے کر تحریری رنگ میں دشمنانِ اسلام پر حجت تمام کی جائے - دعاؤں پر زور دے کر اللہ تعالیٰ کے دروازہ کو کھٹکھٹایا جائے کہ وہ اسلام کے لئے اپنی رحمت اور نصرت کے دروازے کھولے - اللہ تعالیٰ کے تازہ اور بین نشانات لوگوں کے سامنے پیش کر کے انہیں اسلام کی طرف مائل کیا جائے قوتِ بیان سے کام لے کر تائید اسلام میں لیکچر اور تقریریں کی جائیں - ادلہ و براہین سے اسلامی احکام کی عظمت ثابت کی جائے - اسی طرح مباحثات و مناظرات کے میدان میں مخالفین کا مقابلہ کیا جائے اور ایسی تصانیف شائع کی جائیں - جو مستقل طور پر اسلام کے لئے مفید اور بابرکت ہوں - اور اپنے نفوس کا تزکیہ کیا جائے - یہ سب باتیں جہاد میں شامل ہیں - اور ان میں حصہ لے کر مسلمان ویسے ہی مجاہد فی سبیل اللہ کہلا سکتے ہیں - جیسے اپنے موقعہ پر جنگ میں حصہ لینے والے ؂

لیکن افسوس مسلمانوں نے اس قدر تصریحات کے باوجود عوام کو اشتعال دلانے اور ان کو احمدیت سے متنفر کرنے کے لئے یہ کہنا شروع کر دیا - کہ بانی سلسلۂ احمدیہ جہاد کے منکر ہیں ؂

جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ کے نظریہ کی مقبولیت

لیکن چونکہ سچائی آخر قلوب پر اثر کر کے رہتی ہے - اور زود یا بدیر جھوٹ کا قلعہ پیوند زمین ہوئے بغیر نہیں رہتا - اس لئے ہم دیکھتے ہیں - کہ مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو ان کے لیڈر اور مذہبی راہنما سمجھے جاتے ہیں - وہ بھی آہستہ آہستہ اسی تشریح اور اسی تفسیر کی طرف آ رہے ہیں - جو جہاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی - چنانچہ سب سے پہلے ہم مولٰنا ابوالکلام آزاد کی رائے پیش کرنا چاہتے ہیں - انہوں نے اپنی تصنیف "مسئلہ خلافت وجزیرۂ عرب" میں اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے جہاد کی کئی اقسام بیان کی ہیں - اور جہاد بالسیف یعنی قتال کو جہاد کی اور کئی اقسام میں سے ایک قسم قرار دیا ہے - چنانچہ لکھتے ہیں:-

"جہاد جہد سے ہے جس کے معنے استفراغ الوسع فی مدافعۃ العدو ظاھراً و باطناً ہیں - (مفردات راغب) یعنی دشمن اور دشمن کی تمام قوتوں کے دفع کرنے میں انتہا درجہ کی کوشش کرنا - یہ کوشش زبان سے بھی ہوتی ہے - مال سے بھی ہوتی ہے جان سے بھی ہوتی ہے - جس قسم کی کوشش کی ضرورت ہو - ہر قسم جہاد فی سبیل اللہ میں داخل ہے - و جاھدوا المشرکین باموالکم و انفسکم والسنتکم" (رواہ ابوداؤد و احمد و نسائی و ابن حبان عن انس) (صفحہ ۲۹)

اسی طرح لکھتے ہیں:-

"جہاد کی بہت سی قسموں میں سے ایک قسم "قتال" یعنی لڑائی ہے" (صفحہ ۱۱)

ایک عام غلط فہمی

پھر "ایک عام غلط فہمی" کے زیرِ عنوان تفصیل سے کام لیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"جہاد کی حقیقت کی نسبت سخت غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں - بہت سے لوگ سمجھتے ہیں - کہ جہاد کے معنی صرف لڑنے کے ہیں - مخالفین اسلام بھی اسی غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے - حالانکہ ایسا سمجھنا اس عظیم الشان مقدس حکم کی وسعت کو بالکل محدود کر دینا ہے - جہاد کے معنے کمال درجہ کوشش کرنے کے ہیں - قرآن و سنت کی اصطلاح میں اس کمالِ سعی کو جو ذاتی اغراض کی جگہ حق پرستی اور سچائی کی راہ میں کی جائے - جہاد کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے - یہ سعی زبان سے بھی ہے - مال سے بھی ہے - صرفِ وقت و عمر سے بھی ہے - محنت و تکالیف برداشت کرنے سے بھی ہے - اور دشمنوں کے مقابلہ میں لڑنے اور اپنا خون بہانے سے بھی ہے - جس سعی کی ضرورت ہو - اور جو سعی جس کے امکان میں ہو - اس پر فرض ہے - اور جہاد فی سبیل اللہ میں لغت و شرع دونوں اعتبار سے داخل - یہ بات نہیں ہے - کہ جہاد سے مقصود مجرد لڑائی ہی ہو - جہاد تو دل سے بھی ہے -

زبان سے بھی ہے ہاتھ سے بھی ہے دشمنوں کی فوج سے ایک خاص وقت ہی میں مقابلہ ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک مومن انسان اپنی ساری زندگی اور زندگی کی ہر صبح و شام جہادِ حق میں بسر کرتا ہے۔ المجاهد من جاهد نفسه فی ذات الله والمهاجر من هجر مانهی الله عنه۔ سورہ فرقان میں ہے۔ فلا تطع الکفرین وجاهدهم به جهادًا کبیرا۔ یعنے کفار کے مقابلہ میں کمال درجہ جہاد کرو۔ سورۂ فرقان بالاتفاق مکی ہے۔ اور معلوم ہے کہ جہاد بالسیف یعنی لڑائی کا حکم ہجرتِ مدینہ کے بعد ہؤا پس مکی زندگی میں کونسا جہاد تھا۔ جس کا اس آیت میں حکم دیا جارہا ہے۔ جہاد بالسیف تو ہو نہیں سکتا یقیناً وہ حق کی استقامت اور اس کی راہ میں تمام مصیبتیں اور شدتیں جھیل لینے کا جہاد تھا۔ مکی زندگی میں جس طرح یہ جہاد جاری رہا معلوم ہے۔ حق کی راہ میں دنیا کی کسی جماعت نے ایسی تکلیفیں اور مصیبتیں نہیں اٹھائیں۔ جیسی اللہ کے رسول اور اس کے ساتھیوں نے مکی زندگی میں۔ اسی پر جہاد کبیر کا اطلاق ہوا اسی طرح منافقوں کے ساتھ بھی جہاد کرنے کا حکم دیا گیا۔ جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم حالانکہ منافق تو خود اسلام کے ماتحت مقہورانہ و محکومانہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ جنگ و قتال کی ضرورت ہی نہ تھی اور نہ ان سے جنگ کی گئی۔ سو یہ جہاد بھی تبلیغ حق و اتمامِ حجت و مقاومتِ فساد کا جہاد تھا۔ جو قلب و زبان سے تعلق رکھتا ہے۔ بخاری و ابن ماجہ میں ہے۔ کہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا علی النساء جهاد؟ کیا عورتوں کے لئے بھی جہاد ہے؟ فرمایا نعم جهادٌ لاقتال فیه الحج والعمرة ہاں جہاد ہے مگر اس میں لڑنا نہیں ہے حج اور عمرہ۔ اس حدیث میں اس سعی اور ترکِ وطن کی محنت کو جو حج و عمرہ میں پیش آتی ہے عورتوں کے لئے جہاد فرمایا۔ اور کہا ایسا جہاد جس میں لڑائی نہیں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ **لڑائی سے الگ کر دینے کے بعد بھی حقیقتِ جہاد باقی رہتی ہے** اگر امت کے لئے دفاع و جنگ کا وقت آگیا۔ یا کسی جماعت مفسدینِ ارض پر امام نے حملہ کیا۔ تو ایسے وقتوں میں بھی صرف نفسِ جنگ ہی نہیں۔ بلکہ سعی و کوشش کی ساری باتیں شریعت کے نزدیک جہاد ہیں۔ جس کی طاقت میں جنگ کرنا نہیں ہے اور اس نے مال دیا۔ تو وہ بھی مجاہد ہے۔ جس نے زبان سے دعوۃ و تبلیغ کی وہ بھی مجاہد ہے۔ جس نے اس راہ میں اور کسی طرح کی تکلیف و محنت اٹھائی۔ وہ بھی مجاہد ہے۔ البتہ ایسے وقتوں میں اگر کوئی مسلمان لڑائی کی طاقت رکھتا ہے اور اس سے پہلوتہی کرے تو اس کا کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔ اور اس کا شمار مومنوں کی جگہ منافقوں میں ہوگا۔ جو مال دے سکتا ہے اور نہ دیا تو وہ بھی ایمان و اخلاص کی زندگی سے نکل گیا۔ زمین پر گو مسلمان کہلائے پر اللہ کے حضور منافق کہلائے گا۔ جس شخص کی زبان اعلانِ حق اور دعوت الی الجہاد میں کھل سکتی ہے مگر نہ کھلی تو اس نے بھی ایمان چھوڑ کر نفاق کی راہ اختیار کرلی۔ گو شیطان حیل و نفسِ خادع اس کو ہزاروں فریب دیتا رہے۔ افضل الجهاد کلمة حق عند سلطان جائر (رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجه و ابن حبان)

سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا جہاد وہ کلمۂ حق ہے جو شاہانِ جور و ظلم کے سامنے بے باکانہ کہا جائے۔ اور پھر ان سب سے بالاتر مرتبہ ان مجاہدین کاملین اور اصحابِ عزیمت عمل کا ہے۔ جن کی زندگی سرتاسر جهاد فی سبیل الله اور جن کا وجود یکسر خدمتِ حق و شیفتگی، صدق و عشقِ دعوت ہے۔ جو اس عمل مقدس کے لئے کسی خاص صدائے نفیر اور اعلانِ وقت کے منتظر نہیں رہتے۔ بلکہ ہر صبح جوان پر آتی ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ کی صبح ہوتی ہے اور ہر شام کی تاریکی جوان پر پھیلتی ہے وہ اسی راہ کی شام ہوتی ہے۔ ان کی زندگی پر کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا۔ جو جہاد کے مرتبہ علیا و فضیلت عظمیٰ کے اجر و ثواب سے خالی ہو۔ کائناتِ ہستی کے ہر عمل کی طرح یہ عمل بھی تین عنصروں سے مرکب ہے۔ دل زبان اعضا و جوارح۔ سو ان کا دل ہمیشہ عشقِ حق اور عزمِ مقصد کی آتشِ شوق میں پھنکتا رہتا ہے۔ ان کی زبان ہمیشہ اعلانِ حق و دعوت الی اللہ اور دفعِ مقاومتِ کفر و ضلالت میں مشغول رہتی ہے۔ ان کے ہاتھ اور ان کے تمام جوارح کبھی اس راہ کی سعی و محنت سے نہیں تھکتے اس کے بعد جہاد کا کونسا کام رہ گیا جو انہوں نے نہیں کیا۔ اور کونسا مرتبہ رہ گیا۔ جو انہوں نے نہیں پایا۔ ذالک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم؎

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

جہاد کی اس حقیقت کو سامنے رکھ کر غور کرو۔ کہ انسانی اعمال کی کونسی بڑائی اور عظمت ہے۔ جو اس کے دائرہ سے باہر رہ گئی۔ اور نوعِ انسانی کی ہدایت و سعادت کا کونسا عملِ حق ہے۔ جو اس کے بغیر انجام پا سکتا ہے۔ پس یہی وجہ ہے۔ کہ شریعت نے اس کی اہمیت و فضیلت پر اس قدر زور دیا۔ کہ ساری نیکیاں ساری عبادتیں اس سے پیچھے رہ گئیں۔ سب کا حکم شاخوں کا ہؤا جڑ یہی عمل قرار پایا۔" (صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۹)

مولوی ظفر علی صاحب کے تازہ خیالات

مولانا آزاد کے ان خیالات کو پیش کرنے کے بعد ہم مولوی ظفر علی صاحب کے تازہ خیالات اس مسئلہ کے متعلق پیش کرنا چاہتے ہیں۔

اخبار بین حضرات سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مولوی ظفر علی صاحب نے ماہ جون میں اخبار "زمیندار" کے دو مجاہد نمبر شائع کئے تھے۔ جن میں سے پہلا ۱۴ جون کو اور دوسرا ۲۵ جون کو شائع ہوا۔ ان ہر دو پرچوں میں مسئلۂ جہاد کے متعلق انہوں نے انہی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جو ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کئے جارہے ہیں۔ اور جن پر شدت سے وہ اعتراضات بھی کر چکے ہیں چنانچہ ان پرچوں میں اوّلاً انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے موجودہ حالات میں جہاد بالسیف جائز نہیں۔ اور یہ کہ آج کل مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ جہاد بالسیف کی آرزو تو الگ رہی۔ اس کے تصور سے بھی ان کے قلوب بیگانہ ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ "ہندوستان کے مسلمانوں کے موجودہ حالات خنجر و شمشیر کے متحمل نہیں ہیں۔ ہم اس ملک میں غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ مصیبت نہایت صبر آزما ہے۔ اس کا ایک ایک لمحہ سوہانِ روح کا موجب ہے۔" (۱۴ جون)

پھر لکھتے ہیں۔ "ہندوستان کا اصول جہاد بے تشدد جدوجہد ہے۔ اس پر تمام ہندوستانیوں کا اتفاق ہے" (۲۵)

مسلمانوں کی جہاد سے بیگانگت

مسلمانوں کے شوقِ جہاد کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جہاد و شہادت کی بلندئ مرتبہ اور عظمتِ شان میں کس مسلمان کو شبہ ہو سکتا ہے۔ لیکن یہی جہاد و شہادت ہے جس کی آرزو تو درکنار اس کے تصور سے بھی آج ہمارے مغرب زدہ قلوب و ذہن بیگانہ ہیں۔" (۲۵)

جہاد بالسیف کی شرائط

اس کے بعد جہاد بالسیف کو بعض شروط کے ساتھ مشروط قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "اسلام نے جب کبھی جہاد کی اجازت دی ہے۔ مخصوص حالات میں دی ہے۔ جہاد ملک گیری کی ہوس کا ذریعۂ تکمیل نہیں ہے۔ وہ وسیلہ ہے ابنِ آدم کو مظلومی و بےچارگی سے نجات دلانے کا۔ وہ وسیلہ ہے دنیا میں امن و امان کے قیام کا۔ اس کے لئے امارت شرط ہے۔ اسلامی حکومت کا نظام شرط ہے۔

دشمنوں کی پیش قدمی اور ابتداء شرط ہے اتنی شرطوں کے ساتھ جو مسلمان خدا کی راہ میں نکلتا ہے۔ اس کو کوئی شخص مطعون نہیں کرسکتا البتہ اگر مسلمانوں نے اپنی حکومت و سلطنت کے زمانہ میں کبھی ملک گیری کے لئے توسیع مملکت کے لئے۔ اقوام و امم کو غلام بنانے کے لئے تلوار اٹھائی ہے۔ تو اس کو جہاد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" (ر)

جہاد کے مفہوم کی وسعت کا اعتراف

جہاد بالسیف کے متعلق ان شرائط کے بیان کرنے اور اس امر کا اظہار کر دینے کے بعد کہ "ہندوستان کے مسلمانوں کے موجودہ حالات خنجر و شمشیر کے متحمل نہیں" مولوی ظفر علی صاحب جہاد کی وسعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جہاد یہی نہیں۔ کہ انسان تلوار اٹھا کر میدانِ جنگ میں نکل کھڑا ہو۔ بلکہ یہ بھی ہے کہ تقریر۔ تحریر۔ سفر۔ حضر۔ ہر طرح سے جدوجہد کرے۔"

پھر لکھتے ہیں۔ "آج ہندوستان میں ہم غلام ہیں۔ اور وطن کی آزادی ہماری زندگی کا نصب العین ہے۔ اس نصب العین کے حصول کے لئے ہم اپنے طے شدہ اصولِ عمل کے مطابق جتنی جدوجہد کرتے ہیں۔ وہ جہاد ہے۔ اور اس کے لئے جتنی قربانی کرتے ہیں۔ وہ شہادت کے مختلف مدارج ہیں۔"

اخبار "زمیندار" کے مندرجہ بالا اقتباسات ۱۴ جون کے پرچہ سے ماخوذ ہیں۔ پھر ۲۷ جون کے زمیندار میں بھی انہی خیالات کا اعادہ کیا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے

"حضرت نوح علیہ السلام کا جوشِ تبلیغ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توحید پرستی حضرت موسیٰؑ کا جلال۔ حضرت عیسےٰؑ کا جمال۔ حضرت داؤد کا نغمہ۔ حضرت سلیمانؑ کی سلطنت۔ حکماء کی تصانیف۔ علماء کے مجاہدے۔ موجدوں کی ایجادیں۔ غازیوں کی سرفروشیاں۔ شہیدوں کی جاں سپاریاں سیاحوں کی سیاحتیں اور زاہدوں کی شب زندہ داریاں سب کی سب جہاد ہی کی مختلف صورتیں ہیں۔ اور دنیا نے جتنی کچھ اور جیسی کچھ ترقی کی ہے۔ جہاد ہی کے ذریعے سے کی ہے۔"

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رہنے کا واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

"قید و محصوری میں استقلالِ کامل کا یہ بہترین نمونہ ہے۔ جسے راہِ حق میں جہادِ اعظم کی حیثیت حاصل ہے۔"

اسی اخبار زمیندار کے صفحہ ۴ پر بعنوان "مسلمانوں کا جذبۂ جہاد" ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے "تعلیم و تعبید خداوندی کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہی سب سے بڑا جہاد ہے۔ کفر و ضلالت۔ فسق و فجور اور ظلم و الحاد کا قلع قمع کرنا ہی صحیح جہاد ہے۔" اسی طرح بعنوان "فریضۂ جہاد قرآن و حدیث کی روشنی میں" ایک اور مضمون اسی اخبار میں شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے "لفظ جہاد جُہد اور جَہد سے مشتق ہے۔ اس کے معنے ہیں طاقت مشقت۔ چنانچہ جَھَدَ فی الامر کے معنے ہیں۔ اس نے انتہائی کوشش کی۔ اور تھک کر چکنا چور ہو گیا۔ لفظ جہد جب ب کے صلہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنے کچھ اور ہو جاتے ہیں مثلاً جَھَدَ بہ کے معنے ہیں۔ اس کا امتحان لیا اور جاھد و تجاھد فی الامر کے معنے ہیں۔ اس نے اپنی تمام طاقت خرچ کر ڈالی۔ قرآن مجید میں جہاد کا لفظ مختلف معنوں میں مستعمل ہوا ہے بعض مقامات میں تو جہاد سے مراد فقط امر بالمعروف و نہی عن المنکر معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ فلا تطع الکافرین و جاھدھم بہ جہادا کبیرا۔ اے پیغمبر کافروں کی اطاعت نہ کر۔ اور ان کے ساتھ خوب جہاد کر۔ یہ آیت مکی ہے صاف ظاہر ہے۔ کہ قیام مکہ کے دوران میں جہاد بالسیف کی اجازت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں ملی تھی۔ اس لئے اس آیت میں جہاد سے مراد قتال نہیں۔ بلکہ جہاد سے مراد امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ آپ کفارِ مکہ کو صدق و حق بتانے میں سرگرم رہیں۔ اور پوری جدوجہد کے ساتھ ان میں اسلام کی تبلیغ کریں۔ مختصر یہ کہ اس آیت میں جہاد سے مراد یہ ہے۔ کہ کافروں کو وعظ و نصیحت کر اور انہیں دعوت و تبلیغ کر کے سمجھا۔ امام فخر الدین رازی نے اپنی مشہور تفسیر کبیر میں یونہی روشنی ڈالی ہے۔" (زمیندار ۲۷ جون)

زبان طعن دراز کرنیوالوں سے

مولانا ابوالکلام آزاد اور مولوی ظفر علی صاحب کے ان خیالات کو پیش کرنے کے بعد جو انہوں نے مسئلہ جہاد کے باب میں ظاہر کئے۔ ہم ان لوگوں سے جو جماعت احمدیہ پر شب و روز زبانِ طعن دراز کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ جہاد کی منکر ہے۔ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد کے متعلق جو نظریہ لوگوں کے سامنے پیش فرمایا اس کی صحت میں اب بھی کوئی کلام ہو سکتا ہے۔ جبکہ ان کے مسلمہ لیڈر اور زعماء بھی اپنی اپنی راہ چھوڑ کر اسی طریق کو اختیار کر رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا۔ اور وہی باتیں لوگوں سے کہہ رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں درج فرمائیں۔ یقیناً یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے۔ کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا۔ وہی صحیح اور درست ہے۔ اور خواہ ان مسائل کا بظاہر شدید انکار کیا جائے۔ لیکن ٹھوکریں کھانے کے بعد آخر لوگوں کو اسی برگزیدہ انسان کے نقشِ قدم کی اتباع کرنی پڑتی ہے۔ جو موجودہ زمانہ کی اصلاح کے لئے قادیان کی مقدس سرزمین میں مبعوث ہوا۔ اور جس کا نام خدا تعالےٰ نے احمدؑ رکھا۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

تحریک جدید کے چندہ کے متعلق نہایت ضروری اعلان

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور چندہ تحریک جدید سال دوم کے وعدے پیش کرنے والے تمام مخلصین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ پیشتر ازیں تمام جماعتوں اور افراد کی ایسی مکمل فہرست حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے۔ جس میں ہر جماعت اور افراد کا وعدہ اور وصولی دکھلائی گئی تھی۔ جن جماعتوں اور افراد نے تاحال اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ پیشتر اس کے کہ دوبارہ ایسی فہرست حضور کی خدمت بابرکت میں پیش ہو۔ اپنے وعدہ کو نہ صرف سو فی صدی پورا کر دیں بلکہ اگر اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ تو اپنی خوشی سے اپنے وعدہ میں اضافہ بھی کرنے کی کوشش کریں۔ پس اس مختصر اعلان کے ذریعہ چندہ تحریک جدید سال دوم کے تمام وعدہ کرنے والے مخلصین کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ حضور کی خدمت میں دوبارہ فہرست پیش ہونے سے قبل نہ صرف اپنا وعدہ پورا کریں۔ بلکہ اس میں اضافہ بھی کر دیں۔ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے ہر وعدہ کرنے والے دوست سے چندہ تحریک جدید اس ماہ میں وصول کر کے ارسال فرمائیں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

جماعت مبلغین میں داخلہ کے متعلق اعلان

مبلغین کلاس درجہ ثالثہ کے امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ان کا انتخاب یکم اگست بروز ہفتہ ہوگا۔ اس لئے تمام امیدوار مدرسہ احمدیہ کے صحن میں بوقت سات بجے پہونچ جائیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

آہ مادرِ محترم فخر النساء بیگم صاحبہ مرحومہ

اگرچہ اس سے قبل کئی مخلص موصی و موصیات کی نعشیں حیدر آباد دکن سے لاکر مقبرہ بہشتی قادیان میں دفنائی جا چکی ہیں مگر میری والدہ ماجدہ جو حال ہی میں فوت ہو کر داخل بہشتی مقبرہ ہوئی ہیں۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ حیدر آباد میں سے اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ کہ وہ اپنی دیرینہ آرزوں اور تمناؤں کو لئے ہوئے بحالت مرض اپنے کثیر کنبہ کے ساتھ گذشتہ دسمبر ۱۹۳۵ء کے جلسہ سالانہ سے یوم وفات تک نہایت صبر و شکر اور ثبات و استقلال سے موت کے انتظار میں قادیان میں مقیم رہیں۔ اور آخر اپنے مقدس امام اور خاندان نبوت کے پاک ممبروں اور بزرگان ملت کی دعائے مغفرت کے ساتھ اپنے آقائے نامدار کے قدموں میں مقبرہ بہشتی کے اس خطہ میں جو اولین و سابقین و شہداء و صالحین کے لئے مخصوص ہے۔ دفن ہوئیں۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

مرحومہ حیدر آباد دکن کے ایک مشہور و ممتاز خاندان کی فرد تھیں۔ آپ کے والدِ ماجد شہر کے حاذق طبیب مولوی حکیم عبد اللہ خان صاحب منصبدار سرکار نظام تھے۔ اور آپ کے ننھیال میں ایک بزرگ مسکین شاہ صاحب مرحوم تھے۔ جو حیدر آباد دکن کے لاکھوں انسانوں کے مرشد اور حضور نظام کے پیشوائے ملت تھے۔

حضرت قبلہ مولانا میر محمد سعید صاحب قادری مرحوم و مغفور امیر جماعت حیدر آباد و سابق ممبر مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان اپنے آبائی سلسلہ پیری و مریدی اور ہزاروں عقیدت مندان قدیم کو چھوڑ کر ۱۲۹۵ھ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست حق پرست پر بیعت کر کے ایک مدت دراز تک قادیان میں مقیم رہے اور پھر واپس حیدر آباد جا کر وہاں کے منتشر احمدی احباب کو منظم جماعت کا رنگ دے کر اور باقاعدہ انجمن احمدیہ قائم کر کے سالہا سال تک مخالفین سلسلہ کے ساتھ پامردی سے مقابلہ کرتے رہے اور متعدد ضخیم تصانیف تائید سلسلہ میں تصنیف کر کے حیدر آباد میں احمدیت کی بہ تائید الٰہی بہت خدمت کی۔ مرحومہ ان کی اہلیہ تھیں۔

مرحومہ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ میں نے اپنے شوہر کا دل خوش کرنے یا ان کا ساتھ دینے کے لئے بیعت نہیں کی تھی۔ بلکہ پوری طرح احمدیت کی صداقت منکشف ہو جانے پر کی تھی۔ اور اپنی بیعت کا واقعہ اس طرح سناتیں کہ جب ان کے شوہر نے واپسی قادیان کے بعد انہیں تبلیغ کی۔ تو وہ یہ کہنے لگیں۔ کہ میں زیادہ علم نہیں رکھتی اس لئے میں چاہتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے آسمانی تائید سے میری تفہیم فرمائے تاکہ میں مطمئن ہو جاؤں چنانچہ چند ساعتوں کی دعا کے بعد ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ صحن مکان میں آسمان سے کاغذ کی پرچیاں کثیر تعداد میں گر رہی ہیں۔ اور جس پرچی کو میں اٹھا کر دیکھتی ہیں۔ اس پر "مرزا غلام احمد قادیانی" لکھا ہوا پاتی ہوں اس رویاء کے بعد اطمینان حاصل ہو گیا۔ اور صدق دل سے ۱۹۰۰ء میں بیعت کر لی۔

مرحومہ کا چونکہ کوئی بھائی نہ تھا۔ اس لئے ان کے والد نے ان کو اپنے ہی گھر میں رکھا ہوا تھا۔ بیعت کرنے کے بعد والد نے شدید مخالفت شروع کر دی۔ مگر مرحومہ ثابت قدم رہیں اور امر حق کے کہنے اور سچ بولنے سے کبھی دریغ نہ کیا۔ آخر جب والد فوت ہو گئے۔ تو اپنی والدہ ماجدہ اور اپنی دونوں چھوٹی بہنوں اور ان کے بعض بچوں کو بھی اپنے نیک نمونہ سے داخل احمدیت کر لیا۔

مرحومہ کی زندگی کی چند قابل ذکر باتیں یہ ہیں۔ کہ ہمیشہ صاف اور سچی بات کہتیں بسا اوقات ان کی راست گفتاری سے ان کو اور ان کے لواحقین کو تکلیفیں بھی پہنچیں مگر انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ بے دریغ حق بات کہہ دیتیں۔ پھر ہمدردی کا جذبہ مرحومہ میں اس قدر تھا کہ دور و نزدیک کے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتی رہتیں۔ اپنے پاس رقم ہونے پر بطور قرضہ حسنہ دینے سے انکار کرنا تو جانتی ہی نہ تھیں۔ اور اگر اپنے پاس نہ ہوتا۔ تو ضامن بن کر کہیں سے لے دیتیں۔ اور بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ ہزار ہزار اور پانچ پانچ سو روپیہ ضمانت کا خود ادا کرتیں رہیں۔ مگر قرض لینے والے عزیز سے کبھی شدید مطالبہ یا اظہار رنج و ملال نہ کیا۔ مرحومہ کی اس عادت کو دیکھ کر ان کے عزیز و اقارب میں سے گو بعض ناجائز مالی فائدہ اٹھاتے رہے۔ مگر ساتھ ہی ان کے قلوب پر مرحومہ کی اس ہمدردی اور ایثار کا یہ اثر تھا کہ غیر احمدی خاندان باوجود احمدیت کی شدید مخالفت کے مرحومہ کو ولی اللہ کہتے۔ مرحومہ عفو اور درگذر کی مجسمہ تھیں۔ اگر ان کے سامنے کسی کو تنبیہہ کی جاتی تو بے خود ہو جاتیں۔ اور پورے زور سے اس کی حمایت کرتیں۔ گھر کے ملازمین پر سختی کبھی گوارا نہ کرتیں۔ قرآن شریف نہایت خوش الحانی اور قواعد تجدید کے مطابق پڑھتیں۔ اور تمام گھر والوں کو اس کی تاکید کرتیں۔ نماز پنجگانہ اول وقت خود امام بن کر تمام گھر کی مستورات کو پڑھایا کرتی تھیں۔ چند دنوں سے اشراق کی بھی سختی سے پابند ہو گئی تھیں۔

مرحومہ کے حسن انتظام اور حسن سلوک کے باعث حضرت والد مولانا میر محمد سعید صاحب مرحوم بہ نیت حج و تبلیغ احمدیت طویل عرصہ تک مکہ معظمہ میں اقامت فرما رہے۔ اور رستہ کے قریب لوگوں نے آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ ممدوح نے جو وصیت تحریر کی تھی اس میں مرحومہ کے اخلاق اور دینداری کی بہت تعریف کی تھی۔

مرحومہ کو ابتداءً ضعیف بخار کے ساتھ ضیق کا دورہ شروع ہوا۔ علاج شروع کیا گیا۔ مگر سودمند نہ ہوا چونکہ جلسہ سالانہ کی شرکت کا تہیہ کر چکی تھیں۔ معالج ڈاکٹر سے ایام سفر کی دوائی لے کر حیدر آباد سے چل کھڑی ہوئیں۔ قادیان پہنچنے کے بعد جب مرض نے شدت اختیار کی۔ تو پہلے خیال کیا گیا کہ تکان سفر اور شدت سرما کی وجہ ہے مگر بعد میں باقاعدہ علاج شروع کر دیا گیا۔ مولوی حکیم عبید اللہ صاحب بسمل کا یونانی علاج اور ڈاکٹر حاجی خان صاحب آف کراچی کا ڈاکٹری معالجہ مسلسل کیا جاتا رہا۔ مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی حالت روز بروز کمزور ہوتی گئی۔ انہی ایام علالت میں مرحومہ نے چند خوابیں دیکھیں پہلا خواب یہ دیکھا کہ حیدر آباد کی ایک شہزادی نے مرحومہ کو بلایا اور ان سے خاندانی احوال دریافت کئے اور کہا کہ آپ کو اشرفیوں کی تھیلی اور ۱۰ سال کی عمر دی جاتی ہے۔ آپ یہ لینا چاہتی ہیں یا آخرت چاہتی ہیں۔ مرحومہ نے جواب دیا مجھے آخرت چاہیئے۔ اس کے بعد مرض نے ترقی کی اور مرحومہ نے یقین کر لیا کہ یہ مرض الموت ہے چونکہ مرحومہ اپنے میکے اور سسرال کے کثیر کنبہ کی واحد واجب التعظیم و سرپرست ہستی تھیں۔ شدت مرض کی اطلاعات پر جب حیدر آبادی عزیزوں نے واپسی کے لئے خطوط لکھے۔ تو اس وقت مرحومہ نے خواب دیکھا کہ تین عورتیں کھڑی آپس میں گفتگو کر رہی ہیں۔ وہ کہتی ہیں ان کی عمر کے ۱۰ دن باقی رہ گئے ہیں تیسری کہتی ہے کہ نہیں ابھی پندرہ یوم باقی ہیں۔ (یہ عورتیں بہشتی مقبرہ کی تھیں) اس کے بعد امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خواب میں دیکھا۔ اور عرض کی۔ حضور جلد مجھے نماز میں ملا دیں حضور نے فرمایا۔ جلدی نہ کرو۔ میں خود ساتھ لے جا کر نماز میں شریک کرا دوں گا۔ اس کے بعد مرحومہ پر ایک قسم کی سکینت نازل ہو گئی اور گھڑیاں گننے لگیں۔ دو ہفتہ کے بعد جب حضور دھرم سالہ سے بروز پنجشنبہ قادیان تشریف لائے۔ تو مرحومہ کی حالت جلد جلد متغیر ہونے لگی۔ آخر شنبہ کے روز ۷۵ سال کی عمر میں مرحومہ جان بحق ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت امیر المومنین نے ایک بہت بڑے مجمع سمیت نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پھر ازراہ ذرہ نوازی قبر تک مرحومہ کو پہنچانے کے لئے ساتھ تشریف لے گئے۔ اس طرح مرحومہ کا وہ خواب پورا ہو گیا۔ جس میں حضور نے فرمایا تھا۔ کہ خود ساتھ لے جا کر پہنچا آؤں گا۔

مرحومہ کی سات ماہ کی طویل علالت کے زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ اور حضرت ام المومنین

رضی اللہ عنہا اور جملہ ممبران خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے حد ہمدردی فرمائی۔ اور ہم غریب الدیاروں کو یہ محسوس نہ ہونے دیا۔ کہ ہم اپنے گھر بار سے دُور ہیں۔ جس کے لئے ہم صمیم قلب سے شکر گزار ہیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جن کے دارالصدق میں ہم سکونت پذیر رہے۔ اس طویل مدت میں شب و روز جس قدر ہمدردی فرمائی۔ اس کے لئے ہم بصدق دل ممنون ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

مرحومہ کے پسماندوں میں راقمہ عاجزہ میری ایک عزیز بھائی ڈاکٹر میر احمد سعید صاحب سب رجسٹرار حیدر آباد اور ایک بہن ناکتخدا جو حفظ قرآن میں مصروف ہے موجود ہیں میں اپنے محترم بزرگوں اور بھائی بہنوں سے بمنت التجا کرتی ہوں۔ کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ہمیں مرحومہ کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ اور ہم سب کا انجام بخیر ہو:

اے پاک مقبرہ بہشتی کے مقدس سونے والو۔ تم پر ہزاروں ہزار سلام اور اے مقبرہ بہشتی تجھ پر بھی سلام کہ ہم دور افتادوں میں سے ایک خوش نصیب مہمان تیری آغوش میں آرہی ہے ؎

اے خاک پاک خاطر مہمان نگاہ دار
کیں نور چشم ماست کہ در بر گرفتۂ

سرزمین قادیان کی سات ماہ کی رہائش میں جو ایمان افروز اور بصیرت افزا حالات میں نے اور میرے عزیزوں نے دیکھے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر بزرگان ملت نے جو عنایات ہم پر مبذول فرمائیں وہ مدت العمر ہمارے قلوب سے محو نہ ہوں گی۔ اسی طرح جن بزرگوں اور محترم بہنوں نے تعزیت کے لئے زحمت اٹھائی ان سب کی مشکور گزار ہوں۔

اگرچہ والدہ ماجدہ کی وفات میرے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ مگر مرحومہ کا قابل رشک انجام اور بزرگ بھائی بہنوں کی ہمدردی نے ہمارے دلوں کو مسرت سے بھر دیا ہے۔ الغرض اس دیار محبوب میں ہم ہر طرح شاداں و فرحاں رہے۔ اور اب مرحومہ کے خوش انجام کی مسرت کو اپنے ساتھ لئے ہوئے وطن کو جاتے ہیں۔

سیر کی پھول چنے اور بہت شاد رہے
باغباں جاتے ہیں گلشن ترا آباد رہے

عاجزہ امۃ اللہ بشیرہ بیگم اہلیہ میر بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن

آئین نو میں صوبائی مجالس وضع قوانین کے انتخابات

مسلمانوں کو مولوی سر محمد یعقوب کا مشورہ

شملہ ۲۸ جولائی۔ سر محمد یعقوب نے اخبارات کے نام حسب ذیل بیان شائع کرایا ہے۔ آج اسلامیان ہند پھر ایک خطرہ عظیم کے نرغے میں ہیں۔ جو ہماری ہی قوم کے اس طبقہ کی تخلیق ہے۔ جو ہمیشہ نازک مواقع پر مسلمانوں کو دغا دیتا رہا ہے۔ موجودہ صورت حالات ۱۹۲۷ء کی حالت سے ملتی جلتی ہے۔ اس زمانے میں آل انڈیا مسلم لیگ دو حصوں میں منقسم ہو گئی تھی۔ آخر اس مکدر فضا کو پاک اور صاف کرنے کی غرض سے ۱۹۲۸ء میں ہز ہائی نس سر آغا خاں کی قیادت میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا۔

اس مرتبہ صوبائی مجالس واضع قوانین کے ہونے والے انتخابات کے باعث صورت حالات زیادہ مکدر ہو گئی ہے۔ نام نہاد قوم پرست مسلمان جنہیں انتخابات میں جداگانہ طریق انتخاب کے باعث شاذ ہی کبھی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ مسلمان قوم کے اتحاد اور استحکام کے نام پر مسلمانوں کو دھوکہ دے دیتے ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ قوم میں اتحاد اور استحکام کی صدائیں وہی لوگ بلند کر رہے ہیں جو کل تک جداگانہ طریق انتخاب اور فرقہ دارانہ انجمنوں کے قیام کے مخالف تھے۔ اور اپنی پُرجوش سرگرمیوں میں اس حد تک چلے گئے تھے۔ کہ انہوں نے کمیونل ایوارڈ پر بھی مخالفانہ حملے شروع کر دیئے تھے۔ اسے قوم پرستی اور جمہوریت کے خلاف قرار دیا۔ مسلمانوں نے لکھنؤ۔ الہ آباد کی نام نہاد اتحاد کانفرنس فراموش نہیں کی ہو گی۔ مسلمانوں کے استحکام کا درد رکھنے والے انہیں لوگوں نے پنڈت مدن موہن مالویہ کے ساتھ مل کر کمیونل ایوارڈ کا تقریباً خاتمہ کر دیا تھا۔ یہ تباہ کن عناصر مسلم لیگ میں گھس آئے ہیں۔ اور اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب کونسلوں پر قبضہ کرنا جداگانہ طریق انتخاب کے فوائد کو زائل اور کمیونل ایوارڈ کے اثمار کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں اتنی جرأت نہیں کہ کانگرس کے ٹکٹ پر انتخابات میں مقابلہ کے لئے کھڑے ہوں۔ اس لئے اب وہ عقبی دروازے سے آنا چاہتے ہیں۔ ان کا اصل مقصد و مدعا یہی ہے کہ کونسلوں میں جا کر کانگرس کے ساتھ مل جائیں۔ تاکہ آئین نو اور اس کے ساتھ ہی کمیونل ایوارڈ کو بھی تباہ کر ڈالیں:

ان کا الیکشن بورڈ جس میں کانگرسی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ ان کی اصل نیت کیا ہے۔ خوش قسمتی سے سچے قوم پرست مسلمانوں نے ان کا فریب بھانپ لیا ہے۔ اور ان کا یہ دام تزویر ٹوٹ گیا ہے۔ مختلف صوبوں میں مسلمانوں کی ذی اثر پارٹیاں قائم کی جا رہی ہیں۔ جو اس قومی خطرہ کا مقابلہ کریں گی:

مجھے یقین کامل ہے کہ ان لوگوں کے بلند بانگ دعاوی اور بیہودہ بیانات کے باوجود جو کچھ عرصہ سے اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں مسلمان دانشمندی اور عقل سے کام لیں گے۔ اور انتخابات کے نتائج بدستور سابق تسلی بخش ثابت ہوں گے

ایک احمدی دوست پر مخالفین کے مظالم

ایک عرصہ سے میرے گاؤں کے لوگ مجھ پر ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہاں پر میں اکیلا احمدی ہوں۔ فصل بونے نہیں دیتے۔ اگر کسی طرح بوئی جاتی ہے تو کاٹ دیتے ہیں۔ میرے گھر میں پاخانہ بھر جاتے ہیں۔ پتھر مار مار کر گھر کی دیواروں میں سوراخ کر دیئے ہیں۔ دیواریں بانس کی ٹٹیوں یا ٹین کی چادروں کی ہیں۔ میری اولاد کو پانی بھرنے نہیں دیتے۔ راہ چلتے ہوئے بھی بہت تکلیف دیتے ہیں۔ گالیاں دینا اور مارنا تو ایک معمولی بات جانتے ہیں۔ پولیس نے ایک دو بار کچھ تدارک کیا۔ مگر ناکافی ثابت ہوا کیونکہ وہ پھر شرارتیں شروع کر دیتے ہیں۔

ان حالات میں میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ احباب میرے دین و ایمان کی مضبوطی اور جان و مال کی حفاظت کے لئے دعا فرمائیں۔ موضع ناروا جہاں ۱۵۸ افراد احمدی ہیں مجھ سے ڈیڑھ میل دور ہے اور برہمن بڑیہ آٹھ میل دور۔ میں احباب سے خصوصیت کے ساتھ درد مندانہ درخواست دعا کرتا ہوں۔

خاکسار۔ اکرم علی ساکن تالشہر۔ ضلع ٹپرہ (بنگال)

وصیتیں

نمبر ۴۵۹۹:- منکہ محمد یعقوب (مولوی فاضل)، ولد مولوی فخر الدین صاحب پنشنر قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پانچ ماہ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ جولائی ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے ایک مکان واقعہ محلہ دار الفضل جس کی کل قیمت -/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ مگر وہ ایک ہزار روپیہ بلغ محمد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے صیغہ پراویڈنٹ فنڈ کے پاس رہن ہے۔ اس لئے میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۵۳ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:- محمد یعقوب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

گواہ شد:- غلام نبی ایڈیٹر الفضل
گواہ شد:- عبدالرحمن مولوی فاضل رکن ادارہ الفضل۔ گواہ شد:- عبد المجید بی اے آنرز رکن ادارہ الفضل۔
گواہ شد:- فیض احمد ہیڈ کاتب الفضل

نمبر ۴۵۹۸:- منکہ حکیم دوہادا ولد صوبہ قوم ترکھان پیشہ زراعت عمر تخمیناً ۷۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۰۵ء ساکن مہدی پور ڈاک خانہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد منقولہ وغیر منقولہ موازی للعہ کنال اراضی ملکیت ومکان خام سکونتی معہ حویلی مال مویشی موجود ہے۔ للعہ کنال مزروعہ ایک ہزار روپیہ قیمت مکان خام معہ حویلی -/۳۰۰ روپیہ۔ قیمت مال مویشی معہ دیگر اسباب خانگی ستر روپے۔ کل میزان ایک ہزار تین سو ستر روپے جس میں سے مبلغ -/۶۳۴ روپے کی اراضی قرضہ میں رہن ہے اب جائداد مذکورہ قیمتی -/۷۳۶ روپے کی موجود ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرے اس قدر حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہوگی۔ تو اس کے اس قدر حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جائداد موجودہ مذکورہ کا ۱/۱۰ حصہ لکھ دیتا ہوں۔ کہ سند رہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ میں جائداد کی قیمت میں سے کوئی روپیہ یا کوئی حصہ داخل کردوں تو اس قدر حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔ نیز آمدنی سالانہ کا ۱/۱۰ حصہ بھی لکھ دیتا ہوں

العبد:- حکیم دوہادا ولد صوبہ مہدی پور
گواہ شد:- ابو محمد عبد اللہ امیر جماعت احمدیہ کھیوا کلاس والہ۔
گواہ شد:- خیر الدین کنڈوالی
گواہ شد:- حمید اللہ ولد حکیم دوہادا بقلم خود

نمبر ۴۵۶۷:- منکہ عائشہ بیگم بی بی زوجہ ڈاکٹر نعمت خان صاحب پٹھان عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا حق مہر -/۲۰۰ روپے ہے اور کوئی جائداد نہیں۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ایک روپیہ ماہوار حصہ آمد داخل کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی اور زیورات زندگی میں بنواؤں گی تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی اور میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- عائشہ بی بی

گواہ شد:- دیانت خان ولد امان خان محرر بورڈنگ ۳ احمدیہ گواہ شد:- ڈاکٹر نعمت خان محلہ دار الفضل مشرقی قادیان

یوپی میں ہولناک سیلاب

سات سو سے زیادہ دیہات کی تباہی

لکھنؤ ۲۹ جولائی۔ دریائے گوگرا میں جو کہ اودھ کا سب سے زیادہ چھیل (دغاباز) اور تیز رفتار دریا بیان کیا جاتا ہے۔ زبردست طغیانی آگئی ہے۔ اور اس کی سطح آب ایک انچ فی گھنٹہ کی رفتار سے بلند ہو رہی ہے اس دریا نے اپنے کناروں پر واقع سینکڑوں دیہات کو نقصان پہنچایا ہے۔ چوکی گھاٹ کے مقام پر ریلوے پل ابھی تک آمد ورفت کے لئے بند ہے پانی بہت گہرا ہے۔ اور پل کا بیرونی حصہ ڈوب گیا ہے پل پر واقعہ لائن کا لوہا خطرناک حالت میں لٹک رہا ہے کیونکہ یہ بے سہارا ہے۔ اس سے جڑی ہوئی مٹی وغیرہ سیلاب میں بہ گئی ہے۔ ریلوے انجنیئروں کی نگرانی میں ۲۰۰ مزدور گذشتہ ۴۸ گھنٹے سے ٹوٹے ہوئے پل کی مرمت کرنے میں مصروف ہیں یہ کام بہت مشکل ہے۔ اور گو مزدور متواتر کام کر رہے ہیں لیکن ابھی تک کامیابی کی کوئی علامت نظر نہیں آتی یہ اندیشہ ہے کہ اس صورت میں جبکہ دریا میں طغیانی زوروں پر ہے۔ پل کے شکستہ حصہ کی مرمت نہیں ہو سکے گی

ضرورت رشتہ مجھے اپنے دو بیٹوں کے لئے کشمیری خاندان میں رشتوں کی ضرورت ہے۔ لڑکے انٹرنس پاس ہیں اور لاہور میں محکمہ ریلوے میں ملازم ہیں خدا کے فضل سے ترقی کی کافی امید ہے۔ عمر ۱۹½ سال، ۱۷½ سال ہے ہمارا وطن وزیر آباد ہے۔ لڑکیاں تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے واقف اور ظاہری اوصاف سے بھی حمیدہ ہوں۔ ضرورت مند احباب ذیل کے پتہ پر خط وکتابت فرمائیں۔

محمد عبد اللہ احمدی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول چک ۲۷ امداس تحصیل بھلوال ضلع شاہ پور

مکان برائے فروخت

محلہ دار الرحمت میں ایک یک منزلہ مکان پختہ قابل فروخت ہے۔ خواہش مند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

محمد عبد اللہ اوورسیر قادیان

بیمار دانت

مسوڑوں کا خون زہریلا سانپ ہے

آپ کے بیمار مسوڑوں کو ٹھنڈی میٹھی خوشبودار کریمیں ہرگز فائدہ نہیں دے سکتیں دانتوں اور مسوڑوں کی تمام بیماریوں مثلاً خون۔ پیپ۔ کیڑا۔ ٹھنڈا پانی کا لگنا۔ درد دندان۔ ماس خورہ کے لئے مندرجہ ذیل ادویات استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں کیمیکل پائیرس پوڈر۔ کیمیکل پائیرس لوشن۔

امریکن گمز پلز یہ گولیاں امریکہ کی ایجاد ہیں ان کا اثر سیدھا مسوڑوں پر پڑتا ہے۔ مسوڑوں کے تمام گندے جراثیم ان سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ مرض پائیریا کا صرف ایک ہی علاج ہے ادویات نہایت عمدہ بڑی شیشیوں میں روانہ ہوتی ہیں اس خوفناک بیماری کے مقابلہ میں جملہ ہر سہ ادویات کی قیمت صرف دو روپیہ رکھی گئی ہے۔

ڈاکٹر الیف خان احمدی ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

انگریزی فارسی اردو کتابوں کے ← تبلیغی سیٹ ← ضرور خریدیئے اور اکناف عالم میں پھیلا دیجئے

موضع گنج (لاہور) سے سو روپیہ کا آرڈر

خدا کے فضل و کرم سے کتابی تبلیغ والی تجویز شہروں کے علاوہ چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی مقبول ہو رہی ہے۔ چنانچہ موضع گنج (مضافات لاہور) کے چند مخلص اور تبلیغ کا جوش رکھنے والے دوستوں نے بھی دنیا کی مختلف لائبریریوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتابیں رکھوانے کے لئے انگریزی اردو۔ فارسی سیٹوں کا معقول تعداد میں آرڈر دیا ہے۔ امید ہے کہ دیگر جماعتیں بھی گنج کی قابل قدر مثال کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں تبلیغی سیٹ خرید کر اکناف عالم میں بھجوائینگے جماعت گنج کے صدر صوفی رحمت اللہ صاحب کی رائے بھی درج ذیل ہے:۔

"بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے اپنی کتابوں کی قیمتوں میں کمی کرکے احباب جماعت کو جو تبلیغ کا موقعہ دیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور میرے نزدیک اگر دوست۔ اس وقت ہمت سے کام لیں۔ اور بک ڈپو کے مجوزہ تبلیغی سیٹ خرید کر دنیا کے مختلف ممالک میں بھجوا دیں۔ تو اسلام اور احمدیت کا پیغام بڑی آسانی کے ساتھ دنیا کے کناروں تک پہونچ سکتا ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ ہمارے موضع گنج کی مختصر سی جماعت نے بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا ہے۔ چنانچہ گنج کے دوستوں نے ایک سو روپیہ کی کتابوں کا آرڈر بک ڈپو کو بھجوا دیا ہے۔ توقع ہے کہ دیگر جماعتیں بھی اس تحریک کو کامیاب بنانے کی طرف عملی قدم اٹھائیں گی۔"

۱ انگریزی مجلد کتب کا سیٹ

(جس کی پہلے ۱۸ روپیہ قیمت تھی مگر اب صرف ۵ روپیہ کر دی ہے)

(۱) تفسیر و ترجمہ پارہ اول مجلد سنہری

(۲) ٹیچنگ آف اسلام مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۳) کیریکٹر سکیچ مجلد " " " "

(۴) احمدیت یعنے حقیقی اسلام مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی جس کا ترجمہ آنریبل چودہری سر ظفر اللہ خانصاحب نے کیا ہے

(۵) تحفہ پرنس آف ویلز مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی

(۶) سوانح حضرت مسیح موعود مجلد " " "

مندرجہ بالا چھ کتابیں جو اپنے نادر مضامین کے علاوہ کاغذ چھپائی ٹائپ اور جلد بندی کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب ہیں اب ۱۸ روپیہ کی بجائے صرف پانچ روپے میں ہی دے دی جائینگی تاکہ دوست دنیا کے مختلف علاقوں میں انہیں آسانی کے ساتھ تقسیم کر سکیں:۔

۲۔ فارسی مجلد کتب کا سیٹ

(اس کی پہلے چھ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف ڈیڑھ روپیہ)

(۱) الحجۃ النور مجلد عربی۔ فارسی مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

(۲) درثمین فارسی مکمل مجلد " " "

(۳) دعوۃ الامیر فارسی مجلد مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ ان ممالک کیلئے جہاں فارسی کا رواج ہے۔ یہ سیٹ انشاء اللہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ دوستوں کو چاہیئے صوبہ سرحد۔ بلوچستان افغانستان۔ ایران اور آزاد علاقہ کے لوگوں میں اس کی خوب اشاعت کریں۔ کیونکہ اب تو ان مجلد کتابوں کی قیمت برائے نام صرف ڈیڑھ روپیہ کر دی گئی ہے۔ صوبہ سرحد۔ بلوچستان آباد ان غیرہ کی جماعتوں کو ان کی اشاعت کیطرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے

۳ اردو مجلد کتب کا سیٹ

جس کی پہلے کبھی ۸ روپیہ قیمت تھی مگر اب صرف ڈھائی روپیہ

(۱) کشتی نوح اردو مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

(۲) حقیقۃ الوحی مجلد " " "

(۳) دعوۃ الامیر اردو مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی پہلے کبھی ان کی ۸ روپیہ قیمت تھی۔ مگر دو ایک سال سے چار روپے ۔۱ کر دی تھی۔ مگر اب تو عام اشاعت کی خاطر جلد بندھی بندھائی کتابیں صرف اڑھائی روپیہ میں دی جا رہی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے اپنے علاقہ یا صوبہ کے سمجھدار سلیم الطبع لوگوں تک انہیں پہونچا دیں۔ بلکہ مختلف پبلک لائبریریوں میں بھی رکھوائیں۔ تاکہ ہر خاص و عام فائدہ اٹھا سکے

ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھوالناصر۔ ھوالشافی نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عرق موٹاپا دور

ہر قسم کے موٹاپے کا کامل علاج۔ بلا پرہیز۔ بلا مزہ۔ ہر روز ۲ اونس (۱۵ تولہ) وزن کم کرتی ہے۔ دوسرے روز ہی اثر معلوم ہوتا ہے۔ طاقت میں کمی نہیں آتی۔ جسم پھرتیلا ہوتا ہے۔ زن و مرد استعمال کرتے ہیں۔ نیز عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ خوش ذائقہ ہے۔ جب جسم آپ کے منشا کے مطابق ہو جائے۔ استعمال ترک کر دیں۔ ترکیب چھپی ہوئی ارسال ہوگی۔

قیمت ایک ماہ کے لیے ۵ روپے۔ محصول ۹ آنے

پتہ زنانہ :۔ زنانہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ

پتہ مردانہ :۔ مردانہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ

چاول

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ میں عرصہ چار سال سے چاولوں کا وسیع پیمانہ پر کام کرنے والی فرم جاری ہے۔ جہاں سے ہر قسم کا مال از قسم چاول باسمتی۔ خوشبودار بیگمی۔ پرل اور موگرا ہر قسم بافراط در عایت دستیاب ہو سکتا ہے۔ ہر مال جو سپلائی کیا جاتا ہے۔ پہلے خود تجربہ کرکے ارسال کیا جاتا ہے۔ کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ تھوک و پرچون ہر قسم کا آرڈر بک کیا جاتا ہے۔ احباب فرم مذکور کو آرڈر بھیجکر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ کام تسلی بخش ہوگا تاجروں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔ نرخنامہ فوراً طلب فرمائیں۔

شیخ محمد عنایت اللہ احمدی دی پنجاب رائس اینڈ فلور ملز (سپلائی ڈیپارٹمنٹ) منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ملتان ۲۹ر جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ملتان کے کانگرسیوں سے تبادلہ خیالات کرتے ہوئے کہا۔ کہ بیرد ست کمیونل ایوارڈ منسوخ نہیں کیا جا سکتا اگر اسے مقدم سمجھا گیا تو اس سے دوسرے اہم مسائل نذر تغافل ہو جائیں گے۔ خواتین کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ عورتوں کو تحریک آزادی میں گہری دلچسپی لینی چاہیئے

امرتسر ۲۹ر جولائی۔ آج مجسٹریٹ صاحب درجہ اول کی عدالت میں ۹ نہنگوں کے خلاف زیر دفعات ۱۰۷، ۱۵۱ تعزیرات ہند مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ وکیل سرکار نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ ہر شخص کو مذہبی نعرے لگانے کا حق حاصل ہے۔ لیکن کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ دوسرے اشخاص کے احساسات مذہبی مجروح کرنے کے لئے نعرے لگائے۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سان سیبسٹئین کے مقام پر وفادار فوج کی بارکوں میں ۴۰۰ باغیوں نے جو ایک ہفتہ سے محاصرہ میں تھے۔ مشین گنوں کی آتش باری کے بعد اطاعت قبول کر لی ہے اسیروں نے بیان کیا کہ ان کا لیڈر کپتان قبل محاصرہ کے دوران میں دیوانہ ہو گیا تھا جسے دوسرے افسروں نے گولی سے ہلاک کر دیا۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ سینکڑوں غیر ملکی باشندے ہسپانیہ سے نکل رہے ہیں۔ آج مارسیلز لزبن اور جینوا میں ۸۰۰ سے زائد اشخاص پہنچے۔ شورش کے آغاز سے برطانی جنگی جہاز ۷۸۵ اشخاص کو ہسپانیہ سے باہر نکال چکے ہیں۔ تاہم بارسیلونا میں ابھی ۱۴۰۰ برطانی موجود ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ حکومت کی طرف سے جارحانہ اقدام کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جرنیل فرینکو مراکو سے سپین کی طرف گذر گیا ہے۔ تاکہ میڈرڈ پر ایک بہت بڑے حملہ کی رہنمائی کرے۔

کلکتہ ۲۹ر جولائی۔ بنگال یونائیٹڈ مسلم پارٹی کے سکرٹری نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر فرقہ وار فیصلہ میں ہندوؤں کی تجویز کے مطابق کوئی ترمیم کی گئی تو مسلمان اسے قبول نہیں کریں گے۔ فرقہ وار فیصلہ کے خلاف شور مچانے والے ہندو چاہتے ہیں۔ کہ بنگال کی مسلم اکثریت کو اقلیت میں بدل دیں۔ اور اسی غلط اور غیر معقول تناسب کو قائم رکھیں۔ جو موجودہ مجلس وضع قوانین میں موجود ہے۔

ناگپور ۲۹ر جولائی۔ آج سی پی لیجسلیٹو کونسل نے جعلی ووٹ کے انسداد کے لئے تعزیرات میں ترمیم کا مسودہ منظور کر لیا۔ اس کی رو سے مجلس وضع قوانین اور بلدیات کے انتخابات میں جعلی ووٹ دینا قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس جرم کے مرتکب وارنٹ کے بغیر گرفتار کئے جا سکیں گے۔

ادیس آبابا ۲۹ر جولائی۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ حبشہ میں ابھی شورش اور جنگ جاری ہے۔ مشہور حبشی جرنیل راس کاسا کے بیٹے کی زیر قیادت حبشیوں کے ایک لشکر نے ادیس آبابا اور ڈیسی کے درمیان اطالوی فوج پر حملہ کیا۔ خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں ہزار ہا حبشی ہلاک اور مجروح ہوئے اور حبشی فوج پسپا ہو گئی۔

برلن ۲۹ر جولائی۔ حربی استحکامات کے سلسلہ میں حکومت جرمنی نے ولندیزی سرحد پر ایک ہوائی مستقر قائم کیا ہے۔ تاکہ اگر شمالی سمندر کی طرف سے حملہ ہو۔ تو طیاروں کے ذریعہ اسے روکا جائے۔ طیاروں کا مکمل بیڑا اس مستقر میں ہر وقت طیار رہتا ہے۔

طہران ۲۹ر جولائی۔ روس اور ایران کے مابین کچھ عرصہ سے تجارتی معاہدہ کے متعلق گفت و شنید کا سلسلہ جاری تھا۔ اب وہ تکمیل پذیر ہو گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس معاہدہ سے روس اور ایران کے باہمی تعلقات مستحکم ہو گئے ہیں۔ سیاسی حلقوں میں رضا شاہ پہلوی کی حکومت کا یہ ایک بہت بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ روس اور ایران کے مابین اس وقت تک اس قسم کا صلح نامہ نہ ہو سکا تھا

ہاربن ۲۹ر جولائی۔ حکومت جاپان نے سوویٹ روس کے سامنے شرائط صلح پیش کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ مانچوکو منگولین سرحد سے دونوں سلطنتیں اپنی فوجیں اکتیس اکتیس میل کے فاصلہ پر ہٹا لیں۔ لیکن روس نے ان شرائط مصالحت کو ٹھکرا دیا ہے۔

برلن ۲۹ر جولائی۔ جرمنی کے پچاس خفیہ اسلحہ ساز کارخانے شب و روز اسلحہ تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ نازی طوفانی دستے باقاعدہ فوجی دستوں میں تبدیل کر دئے گئے ہیں۔ رائن لینڈ اور سار کے استحکامات نے فرانس بیلجیم اور پولینڈ میں ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ آسٹریا۔ جرمنی، اطالیہ بلغاریہ ہنگری اور البانیہ کے درمیان ایک نیا خفیہ معاہدہ طے ہو گیا ہے۔ جنگ کی صورت میں یہ ملک ایک دوسرے کی مدد کریں گے

لاہور ۲۹ر جولائی۔ آنریبل سر شہاب الدین وزیر تعلیم پنجاب آج شام ڈلہوزی سے لاہور آئے۔ آپ یکم اگست کو کالکا میل سے شملہ روانہ ہو جائیں گے۔

مدراس ۲۹ر جولائی۔ حکومت مدراس نے فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو زرعی تعلیم دی جائے اس تعلیم کے لئے صرف ان طلباء کو لیا جائے گا۔ جو گریجوایٹ اور زمین کے مالک ہونگے تعلیم کے دوران میں طلباء کو پندرہ روپیہ ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائیگا

لاہور ۲۹ر جولائی۔ مسٹر گیلے ایل لگایا ایم ایل اے کو جو پیپلز بنک کے مقدمہ کے سلسلہ میں ماخوذ ہیں۔ کل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ عقوبات کی تنسیخ کے بعد تجارت کو دوبارہ جاری کرنے کے متعلق برطانیہ اور اطالیہ کی گفت و شنید اس لئے ملتوی ہو گئی ہے کہ اطالیہ پرانے قرضہ کے متعلق جس کی مقدار تین سے تیس لاکھ پونڈ ہے۔ برطانیہ کے پیش کردہ شرائط کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بیلجیم نے بھی اس سبب سے گفت و شنید کو کھٹائی میں ڈال دیا ہے۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے متعلق برطانیہ اپنی روایتی غیر جانبداری کو قائم رکھتے ہوئے ہے۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ہسپانیہ کو اسلحہ پہنچانے کی آرزومند فرموں کے راستے میں کوئی مشکلات پیدا نہیں کی جائیں گی۔

بیت المقدس ۲۹ر جولائی نابلس کے شمال کی پہاڑیوں میں جو جنگ جاری ہے اس میں تقریباً دس عرب ہلاک ہو چکے ہیں اور اتنے ہی اسیر کئے گئے ہیں۔ ان پر رائل ایر فورس کے طیاروں نے مشین گن سے فائر کئے۔ دو برطانی کنسٹیبل ہلاک ہو چکے ہیں۔

امرتسر ۲۹ر گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۰ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۹ پائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۲ آنے چاندی دیسی ۴۹ روپے ۶ آنے ہے۔

کلکتہ ۲۹ر جولائی۔ آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔

لنڈن ایک روپیہ = ۱ شلنگ ۶ پنس ۳۴/۳۲ پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۵۶۸ فرینک۔ نیو یارک ۱۰۰ روپیہ = ۸۴ ¼ ڈالر۔ ٹوکیو ۱۰۰ ین = ۷۷ ½ روپیہ۔ برلن ۱۰۰ روپیہ = ۹۲ ¼ مارک

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ دارالعوام میں لبرل پارٹی کی جو ترمیم دفتر خارجہ کے اخراجات میں تخفیف کے لئے پیش ہوئی تھی۔ ۲۹۰ اور ۱۴۳ آراء کے تناسب سے مسترد ہو گئی اس کے بعد ایوان میں دفتر خارجہ کے اخراجات کے تخمینہ جات ۳۱۳ آراء کی موافقت اور ۱۳۸ کی مخالفت سے منظور ہو گئے۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ پارلیمنٹ برطانیہ موجودہ التواء کے بعد ۲۹ر اکتوبر کو دوبارہ اجلاس منعقد کرے گی اور اس کے بعد وہ ملتوی ہو جائے گی۔ اور اس کا نیا اجلاس ۳ نومبر کو منعقد ہو گا۔

اوکاڑہ ۲۹ر جولائی۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس کا اوکاڑہ میں شاندار استقبال کیا گیا۔ اور ایک نہایت پر رونق جلوس نکالا گیا اس کے بعد بیس ہزار کے مجمع میں پنڈت جی نے تقریر کی جس میں کہا میں چاہتا ہوں۔ کہ ہندوستان میں انقلاب برپا ہو لیکن انقلاب خواہش کرنے سے نہیں آتے انقلاب آئیگا اور ضرور آئیگا۔ مگر وقت مقررہ پر اس سے پہلے نہیں۔

امرتسر ۲۹ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے سکھ افغانستان کا مال بائیکاٹ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں چند لوگوں کو ان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی